© rasailojaraid.com

عربی شاعری و خیالات کا اثر بر وفنسا اطالیہ کی شاعری پر

از

جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب صدیقی
(پروفیسر یونی ورسٹی الہ آباد)

(۲)

اس میں شاعر ایک پہاڑ پر جا کر خاموش کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر کبھی نیلے آسمان کو دیکھتا ہے اور کبھی اس کے نیچے بہتے ہوئے دریا پر نظر ڈالتا ہے موجوں کی تھپیڑوں کی آواز، ہواؤں کے جھونکوں کی سنسناہٹ اور کبھی خشکی اور دریا کی مخلوط آواز کو سنتا ہے ان دونوں آوازوں کو ملأ اعلیٰ کی طرف جاتے ہوئے محسوس کرتا ہے جو آواز دریا سے نکل کر جاتی ہے اس میں فرحت و سرور پاتا ہے اور جو آواز خشکی سے پیدا ہوتی ہے اس میں حزن و ملال، رنج و الم کی آمیزش پاتا ہے امواج کی آواز کو حمد باری کی تسبیح سمجھتا ہے اور خشکی کی آواز کو زمین کا رونا اور انسان کے شور و واویلا کی آواز تصور کرتا ہے ان دونوں آوازوں میں سے ایک کا نام "طبیعت" اور دوسرے کا نام "انسانیت" رکھتا ہے اس دل کش منظر پر غور کر کے بے خود ہو جاتا ہے اور انتھاہ گہرائی میں پہنچ کر اپنے نفس سے سوال کرتا ہے کہ ہم یہاں کیوں ہیں؟ ان سب کا کیا مقصد؟ آیا زندگی بہتر ہے یا موت؟ پھر خدائے وحدہٗ لاشریک کی ذات گرامی کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ صرف خدائے قدوس ہی جانتا ہے کہ یہ طبیعت کا سرور و غنا جنسِ بشری کے حزن و بکا سے دواماً کیوں ممزوج ہے اور پھر دریائے حیرت میں غرق ہو جاتا ہے:-

اس طرح فیکتور ہیو کو Victor Hugo نے اپنے دوسرے قصیدہ "الشموس الغاربات" (The Setting suns.) میں غروب آفتاب، شفق کا ظہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوراق پر گھنگور گھٹاؤں کا چھا جانا نہایت دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے اور اس سے مخلوقات میں وجود خالق کے نظریہ پر بالکل اسی طرح دلیل لایا ہے جیسے معری نے اپنے حسب ذیل اشعار میں اس کو پڑھئے اور حیرت انگیز یگانگت سے لطف اندوز ہوجئے اشعار یہ ہیں :۔

ارى الخلق فى امرين ماض ومقبل　　وظرفين ظرف فى مدة ومكان

اذا ما سألناعن مراد الهنا　　كنى عن بيان فى الاجابة كان

یا جیسے قرآن میں ہے " اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لِاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اور اسی "الشموس الغاربات"[1] (The setting sun) کے عمدہ اشعار میں سے یہ ہے "هذه السحب الملونة بالوان الرصاص والذهب والنحاس والحديد تستكن فيها الزوبعة والاعصار والساعقة والجحيم وتدمدم دمدمة خفيفة فهز الله الذى يعلقها جميعا فى السموات العميقة كما يعلق الفارس على اوتاد البيت اسلحة المتصلصلة" یہ بھی بالکل ویسے ہی ہے جیسے قرآن کے سورہ نبا میں " اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھَادًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا وَّجَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا وَّبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ بِہٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا "اسی دیوان میں ہوگو نے ایک اعلیٰ درجہ کا قصیدہ لکھا ہے جس کا نام "الدعاء للجميع" (Prayer To all.) ہے یہ قصیدہ قواعد انسانیہ اور فلسفہ اجتماعیہ کا مظہر ہے اس دعاء میں جو کچھ طریقہ اختیار کیا ہے یا خیالات کا اظہار کیا ہے اور جس طرح اس میں لڑکی کو مخاطب کرکے طالب دعا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بالکل ذیل کی حدیث کی پیروی کی ہے جس کو ابوہریرہؓ نے

---

[1] تاریخ الادب بین الافرنج والعرب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول کریم صلعم سے روایت کیا ہے

"قیل یا رسول اللہ من احق الناس بحسن الصحبۃ - قال - امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ثم ادناک"

جو قرآن میں ہے اس کو بھی دیکھئے:۔

"واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا"

اور پھر لزومیات میں معری کے اشعار ملاحظہ فرمائیے:۔

واعط اباک النصف حیا ومیتاً (النصاف) — وفضل علیہ من کرامتھا الاما

اقلک خفا اذا اقلتک مثقلا — وارضعت الحولین واحتملت تما

والفتک عن جھد والقاک لذۃ — وضمت وشمت مثل ما ضم اوشما

اگر معری اور دوسرے شعرائے عرب کے کلام کو بنظر غائر ملاحظہ کیا جائے تو ہوگو کے اس "الدعاء للجمیع" کے اکثر خیالات میں مماثلت نظر آئے گی۔

فرانس والے جو اسلوب کی روانی اور شان و شوکت کو شاعری کا جوہر اور جزو اعظم سمجھتے تھے انھوں نے شہسواروں کے قصے حادثے اور داستانوں کو جو حیرت و استعجاب و مسرت کو پیدا کر سکیں اپنے یہاں لے لیا اور اس کو اشعار میں نظم کیا حالانکہ دوسری قوموں نے اس کو نثر میں جگہ دی ہندی قصے Dolopathos (on King and seven wise men) کا لاطینی ترجمہ ہوگیا یہ تروفیر Trouveres کا پہلا خزانہ ہے اور عربی قصے مراقشیوں نے قشتالیوں کو دیا اور قشتالیوں catalans نے فرانس کو دیا اس کا بھی نظم میں ترجمہ ہوا Raymond Berenger اور اس کے جانشینوں نے بروفنسا Provence میں آزادی اور اولو العزمی کی روح کے ساتھ ساتھ زیب و زینت و آرائش کا ذوق مع تمام علوم عربیہ کے رائج کیا ان دونوں لطیف اشیاء کے باہمی اتحاد نے ایک نئی شاعری کی روح پھونک دی جو اس تاریک زمانہ میں بروفنسا بلکہ تمام جنوبی یورپ میں بجلی کی طرح چمکی اور ان کو منور کر دیا ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ زمانہ تھا جب شیفالیہ، chivalry بروفنسا میں وجود میں آئی یہ قدیم تصورات سے بالکل مختلف تھی اس کی اصل خصوصی عورتوں کی خدمت و احترام تھی گیارہویں صدی کے اخیر میں جنوبی فرانس میں اسی قسم کی شاعری کا ظہور ہوا جس کے مضامین نئے معاشرتی اصول نئے اصطلاحات نئی شاعری کی اس جدید ترقی کی طرف رہنمائی کرنے والی کوئی چیز فرانس کے پرانے ادب میں نہیں پائی جاتی ہاں اس نئی شاعری میں عرب اندلس کے بعض مستحکم اثرات پائے جاتے ہیں جو نمایاں طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ابتدائی بروفنسال شاعر عربی نمونہ شاعری سے ضرور متاثر ہوا تھا اور جس طرح عربی علوم و فلسفہ کے اثرات سے ڈیپیر رینان۔ لبنان وغیرہم کے اقوال پر ہیں اسی طرح عربی شاعری کے اثرات بروفنسال شاعری پر سسمنڈی کی مشہور کتاب "جنوبی یورپ کے ادب کا تاریخی جائزہ" Histon[illegible] (Sismondi) of the literature of south of Europe. مملو و مشحون ہے[1]۔ افسانوی داستان یا شہسوار و

---

[1] انیسویں صدی کے نصف میں اس کے خلاف آواز سنائی دیتی ہے یہ ناقد اندلس اور بروفنسا کے درمیان اختلاط کی ایک مستند تحریری شہادت چاہتا ہے جس کو اپنے حسب خاطر خواہ نہ پا کر دوسرے گوشہ پر جا پہنچتا ہے اغسطس ولیم شلیگل Augustus William Schelegal. ایک کتاب "on the language and literature of Provence" مطبوعہ ۱۸۱۸ء میں بروفنسال کی شاعری اور تہذیب پر عربی اثرات کا انکار کرتے ہوئے زمانہ وسطیٰ کے اندلس کے مذہبی تعصب و تنفر کا ذکر کرتا ہے حالانکہ تاریخ مراقشی اور اندلسیوں کے درمیان اس قسم کے تنفر و عناد کا پتہ نہیں دیتا قشتالیہ کے انفانسو alphonso of Castile کے زمانہ تک کوئی حکومت ایسی نظر نہیں آتی جہاں عیسائی شاہزادہ مراقشی دربار میں پناہ گزیں نہ رہا ہو یا مراقشی حاکم عیسائی حکومت کے زیر سایہ نہ رہا ہو ڈیڑھ سو سال ہم دور دیکھتے ہیں two Williams of Sicily سسلی کے دو ولیم اور two Rogers بلکہ فریڈرک دوم Fredrick II کے دربار میں ہم دیکھتے ہیں کہ عرب اٹلی کے باشندوں سے ملتے تھے دونوں سسلی two Sicilies کے صوبوں میں قاضی judges عرب ہی منتخب ہوتے تھے تقریباً ۹ صدی دونوں قومیں جنوب یورپ میں گہرے دوستانہ طریقہ سے ملے جلے رہے M. Raynourd نے کافی ثبوت دیا ہے کہ رومانس زبان پرتگال میں ۷۳۴ء میں Alloacem کے عبارت کے کسی حصہ میں تحریراً موجود تھی اس وقت جنوبی فرانس کے تمام صوبہ جات عبدالرحمٰن کے قبضے میں آچکے تھے طلیطلہ Toledo کی فتح جو ۱۰۸۵ء میں ہوئی یہ بروفنسال کی شاعری کی تاریخ نہیں قرار دی جا سکتی جیسا کہ Alexandres M. Ginguene نے اس کو بروفنسا شاعری کا سال مقرر کیا ہے طلیطلہ کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے نظم میں عمدہ نازک خیالات ۔ افلاطونی محبت ۔ عزت و احترام کا جذبہ قوی کا کمزور کی مدد کا خیال بلند کرداری کی اُمنگ فرانس کے قدیم تردفیر Troubadour کے یہاں نہیں ملتی شہ سواروں کے داستان Romances of chivalry کے موجدین نے اپنے ہیرو کی تصویر کھینچنے میں جرمن کی وفاداری، فرانس کی بہادری اور عرب کی بلند خیالی سے کام لیا جب شہ سواروں کی داستان کی ترقی ہوئی تو اس وقت عرب کی اخلاقی حالت اوجِ کمال پر تھی نیکی پارسائی میں سرگرم تھے زبان کی پاکیزگی اور ان کے مصنفین کی نازک خیالی سے یورپ والے کسی قدر ندامت محسوس کرتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ تمام یورپ سے زیادہ اولوالعزم Muslim moorish اندلسی تھے جو عرب ہی کے تعلیم یافتہ علماء و فضلاء تھے عرب ہی اسپین میں شہ سواروں کی داستان کے موجد تھے انھیں کے شہ سواروں کی حیرت انگیز داستان نے دلوں پر بہت اثر کیا عربوں کا دستور تھا کہ روزانہ شام کے وقت اپنے خیموں میں جمع ہو کر حیرت انگیز داستانوں کو سنتے تھے غرناطہ میں تو اس داستان کے ساتھ رقص و سرود بھی ہوتا تھا اسپین کے تاریخی قصائد ان کے "موالیا" عربی ہی شاعری سے ماخوذ ہیں جس طرح یورپ عربی ادب و افسانہ سے بلا نکیر پورے طور سے متاثر ہے مثلاً مقدس پیالہ Holy Grail کے افسانے بے شبہ شامی سرچشموں سے لئے گئے حکیم بیدپا کے اخلاقی قصے الف لیلہ کی کہانیوں نے جو اثر کیا وہ ناقابل رد ہے چاسر Chaucer کی کہانی اسکوائرز تیل Squire's Tale اصل میں الف لیلہ ہی کی ایک کہانی ہے بوکاشیو Boccaccio نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی فتح کے معنی یہ ہیں کہ بہت سے مشہور کالج جو عرب کے قبضہ میں تھے عیسائیوں کے قبضے میں آگئے اور ان کالجوں نے درباروں کے ان باہمی اختلاط کے بہت زمانہ بعد تک جس نے ان کی شاعری کو مانوس کرایا تھا۔ سلسل علوم عربیہ کو مغرب میں پھیلانے کا سلسلہ جاری رکھا مراقشی کا اثر لاطینی پر سائنس۔ فلسفہ۔ ادب۔ تجارت۔ زراعت اور مذہبی کتابوں کے مطالعہ سے صاف نمایاں ہے لہذا یہ کس قدر تعجب خیز ہے کہ اس نے ان گانوں اور گیتوں پر اثر نہ ڈالا ہو جو تہواروں میں کی روح رواں تھے جس میں دونوں قومیں آپس میں ملتی جلتی تھیں جب کہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ دونوں قومیں گانے اور شاعری پر کس قدر فریفتہ تھیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قصے سن کر اپنی کتاب De Cameron کی صورت میں پیش کیا بالکل اسی طرح فرانس والے شہسواروں کے داستان سے بہت متاثر ہوئے جب شارلیمان Charlemagne نے فتوحات عظیمہ کے بعد شاہنشاہ کا لقب اختیار کیا اور نصاریٰ کے حجاج کے لئے بیت المقدس کی زیارۃ کی اجازت عباسی خلیفہ سے حاصل کر لی تو اس کی بڑی شہرت ہوئی اس کی شان میں اس کے متعلق قصے اور اشعار پڑھے جانے لگے جیسے عرب والے ہارون الرشید کے لئے کیا کرتے تھے "اغانی رولاں" Chanson de Roland "حج شارلیمان" Voyage of Charlemagne نظم کئے گئے اسی فرانسیسی زبان میں جس کو اس زمانے والے بولتے تھے عرب کی اس تقلید میں ان کے علاوہ اور بہت سے قصائد حروب صلیبیہ کے متعلق کہے گئے جن کا مطالعہ عرب کی تاریخ کے محققین کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ یورپین محققین کو اپنے تاریخی غوامض کے اکتشاف کے لئے عربی کتابوں کی چھان بین کی ضرورت ہے بارہویں صدی کے اخیر میں اور تیرھویں صدی کے ابتدا میں شمالی شعرا جنوبی شعرا کی تقلید کر کے محسنات شعریہ ۔ رقت غزل ۔ عربی قوافی اور الحانِ موسیقیہ کا استعمال کیا اور اسی کے زیر اثر بہت سے دیوان مرتب کئے اور پھر اشعار ہجویہ ہزلیہ اور نکاہات کلیلہ دمنہ کے طریقہ پر اور کچھ حکایات حیوانات کی زبان سے بیان کرتے ہوئے لکھے گئے مثلاً رومان روز Roman de la Rose اور رومان ثعلب Roman de Renart وغیرہ

شہسواری کی وہ روح جو قرون وسطیٰ میں چھائی ہوئی تھی جس نے جنگ جوئی کی وحشت و بربریت کو شہسواری کے ورزشی کھیلوں سے بدل دیا اور عشق و محبت نے جو ادب العالیہ پیدا کیا اور عورت سے جو محبت تراشا وہ اسی روح کا فیض تھا جو عربی شاعری نے پیدا کی تھی اور موشحات کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا آٹھویں صدی میں اسلیبشی زبان میں غیر نفسانی بے لوث پاک یعنی افلاطونی محبت کی تحریک کا آغاز ہوا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھا اس پر عربی شاعری کا اثر قطعی طور پر نمایاں ہے اس کا اثر بروفنسال شاعری پر اس حد تک ہوا جس کو پروفیسر حتی اپنی کتاب "عرب اور اسلام" میں یوں بیان کرتے ہیں "گیارہویں صدی کے اخیر میں جنوبی فرانس کے اولین پروانسی Provencal شعرا عشق و محبت کی شعلہ سامانیوں کو عجیب و غریب پر بہار تخیل کے سانچوں میں ڈھالتے بڑے پر زور شور کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں قرونِ وسطیٰ کے غزل گو شاعر جنہیں بارہویں صدی میں فروغ حاصل ہوا تھا اپنے جنوبی "غزل سرا" Minnesingers Zejel معاصروں ہی کے پیرو تھے عربی مثالوں کو بھی اپنے سامنے رکھ کر جنوبی یورپ میں "مسلکِ ظرافت" Cult of Dame یکایک نمودار ہوئی ابتدائی یورپ کی سب سے بڑی یادگار جاں سن دی رولاں" Chanson de Roland جو سنہ ۱۰۸۰ھ میں لکھی گئی جس طرح ہومر Homer کی نظموں سے تاریخی یونان کے آغاز کا پتہ چلتا ہے بالکل اسی طرح جان سن رولاں سے بھی ایک نئے مغربی یورپ کے تمدن کے آغاز کے آثار و علامات کا سراغ ملتا ہے یہ کتاب اپنی تخلیق کے لحاظ سے ایک ایسے فوجی ربط کی رہینِ منت ہے جو اہل یورپ نے اس زمانہ میں اسلامی اسپین سے قائم کیا تھا" سچ تو یہ ہے کہ بقول پروفیسر حتی "یورپی ادب پر عربی زبان کا سب سے بڑا اثر یہ ہے کہ اس نے اپنی طرز انشا کا جو اثر ڈالا اس کی بدولت معمولی تخیل کو سخت ترین ذہنی بندشوں سے رہائی نصیب ہوئی جن میں وہ روایات کے ہاتھوں گرفتار تھے" اسپینی ادب کے اعلیٰ مزاح میں جس طرح عربی نمونوں کی جھلک صاف نظر آتی ہے مثلاً سر وانٹس کی کہانی "دان کوشیوٹ" دکو یک زاٹ Don Quixote کی ظرافت اور بذلہ سنجی میں یہی رنگ دکھائی دیتا ہے بالکل اسی طرح یہ افلاطونی محبت بھی اسپین میں عرب ہی کے اثرات ہیں جس نے بروفنسال شاعری میں اپنا گھر کر لیا۔ یہ مسحور کرنے والی محبت نازک و لطیف جذبات زیب و زینت و آرائش اور ادبی محاسن سے معمور وہ محبت نہیں ہے جس کو معمولی یا جذباتی محبت سے تعبیر کیا جائے یہ ایک درد انگیز اصول ہے عجیب و غریب نازک طریقہ ہے ایک فطری حالت ہے جو اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کمال کا نمونہ عام عورتوں میں نہیں پاتا بلکہ بیوی میں پاتا ہے جس کی عزت و احترام اور حفاظت
کی پاسداری اور حسن کی بے لوث محبت کا خیال ایک اخلاقی قوت پیدا کرتا ہے جس سے شاعر کی
زندگی نہایت پُرشان و شوکت ہو جاتی ہے یہ فنِ محبت یہ عورت کا ادب العالیہ یہ خاتونی محبت
کا طریقہ کہاں سے آیا بروفالساوالے اپنی ابتدائی شاعری میں اس سے بالکل نابلد تھے ان کے
تروبادور Troubadours کی تحریریں بالکل غنائی تھیں lyrical رزمیہ epic نہ تھیں یہ
ضرور بروفنسا کی شاعری کے لئے باعث فخر ہے کہ انھوں نے اولو العزمی اور نازک خیالی کے
محاسن کا خیال رکھا اور زمانہ میں برائیوں کے باوجود بلند خیالی کے عزت و احترام کی حفاظت
کی جذباتِ محبت اور رموزِ محبت میں تروبادور کو عرب کی شاعری سے جو گہرا تعلق ہے وہ بروفنسا
کی شاعری میں روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے مسلمان کے نزدیک عورت ایک دیوی ہے اور
غلام بھی اور اس کا حرم مندر بھی ہے اور قید خانہ بھی اس کا حرم ان تمام آراستگی اور نازک خیالات
کا مجموعہ ہے جو حماسی شاعری میں نمایاں ہے اسی کی وجہ سے عربی و فارسی قصائد بروفنسال
کے گانوں کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے یہ پاک بے لوث اور افلاطونی محبت اس زمانہ کے اخلاق نے
نہیں پیدا ہوئی جس کی تصویر اس زمانہ کے ادب میں نمایاں ہو عورت بقول Brunetiere
قرونِ وسطیٰ کی متوسط زندگی میں حد درجہ کی ذلیل اور ہر قسم کی قوت اور وحشیانہ برتاؤ کے لئے
سرنگوں ہوتی تھی اور نہ ہی یہ خیال شیفالیہ نظموں Chansons کے نمونہ کمال میں پائی جاتی
ہیں جس کی ابتدا صرف امرا کے خوش کرنے کے لئے ہو رہی تھی یہ ضرور ہے کہ یورپ میں جا بجا
کسی قدر عورتوں کے احترام کا جذبہ تھا وہ حضرت مریم کی پاکیزہ زندگی کا لحاظ کرتے ہوئے بعض
عورتوں کو فرشتہ صفت دیوی سمجھتے تھے مگر اصولی حیثیت سے تو یہ بات تھی لیکن عمل اس کے
بالکل خلاف تھا اس قسم کا نازک خیال و فطری جذبات یہ عورت کا نیا ادب العالیہ اور نئی فطری
محبت اور پاکیزہ خیالی کنیسہ کی پاک دامن اور اچھوت عورتوں کے نمونہ کمال سے بالکل مختلف
تھا یونانی اور لاطینی ادب چاہے وہ عہدِ زریں ہی کا ہو مگر اس کی روحانی بنیاد کا پتہ نہیں دیتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر اس کا وجود یقینی طور پر ان کی شاعری میں نمایاں ہے جس کا واحد ذریعہ اور ممکن سرچشمہ عرب اندلس کی شاعری ہی ہو سکتی ہے گیارھویں صدی سے پہلے بلکہ بہت پہلے عرب کی شاعری اوجِ کمال پر تھی اور عرب کے قدیم زمانہ بلکہ ہر زمانہ کی شاعری کبھی بھی اس قسم کی پاکیزہ محبت اور فطری جذبات سے خالی نہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں اس بے لوث افلاطونی محبت کا ذکر نہایت صیقل زبان میں نادر استعارات و دل کش تشابیہ میں عمدہ عروض کے بحر و اوزان اور بے عیب قوافی لوازمات کے ساتھ ساتھ (کیوں کہ یہ عنصر صرف عرب میں قدیم سے پایا جاتا ہے) بیان کیا جاتا تھا ہر ہر غزل و قصائد میں نسیب و تشبیب کا ذکر لابدی تھا شاعر اپنی معشوقہ سے جدائی و ہجر کا غمگین خیال اور پاکیزہ محبت ہر اس موقع پر جب وہ اپنی معشوقہ کے مکانات کے کھنڈرات سے گذرتا تھا تو ضرور کرتا تھا نظم کی ابتدا ہی اس سے کرتا تھا کیوں کہ محبت کا تقاضا بھی یہی تھا جو ان کی تمام شاعری میں نمایاں ہے مثال کے لئے چند اشعار زمانہ جاہلیت کے درج کرتا ہوں:—

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل ۔۔۔ بسقط اللوى بين الدخول فحومل
كأني غداة البين يوم تحملوا ۔۔۔ لدى سمرات الحي ناقف حنظل

(امرء القیس)

عوجوا فحيوا لنعم و منة الدار ۔۔۔ ماذا تحيون من نوي و احجار
وقد أراني و نعماً لاهيين بها ۔۔۔ والدهر و العيش لم يهمم بإمرار
أيام تخبرني نعم و أخبرها ۔۔۔ ما اكتم الناس من حاج و اسراري

(نابغہ)

ما بكاء الكبير بالاطلال ۔۔۔ و سؤالي و ما ترد سؤالي
دمنة قفرة تعاورها الصيف ۔۔۔ بريحين من صبا و شمال
لات ہنا ذكرى جبيرة أم من ۔۔۔ جاء منها بطائف الاهوال

(اعشیٰ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا دار عبلة بالجواء تکلمی | وعمی صباحا دار عبلة واسلمی
(عنترہ)

اذنتنا ببینها اسماء | رب ثاوٍ یمل منہ الثواء
(حارث بن حلزہ)

لخولة اطلال ببرقة ثہمد | تلوح کباقی الوشم فی ظاہر الید
وقوفا بها صحبی علی مطیہم | یقولون لا تہلک اسی وتجلد
(طرفہ)

امن ام اوفی دمنة لم تکلم | بحومانة الدراج فالمتثلم
فلما عرفت الدار قلت لربعها | الا انعم صباحا ایها الربع واسلم
(زہیر)

اور دیکھیے

سلی البانة الغیناء بالاجرع الذی | بہ البان هل حییت اطلال دارک
وهل قمتُ فی اطلالهن عشیة | مقام اخی البأساء واخترت ذلک
وهل هَمَلَتْ عینای فی الدار غدوة | بدمع کنظم اللؤلؤ المتہالک
اری الناس یرجون الربیع وانما | ربیعی الذی ارجو نوالُ وصالک
اری الناس یخشون السنین وانما | سنیّ التی اخشی صروف احتمالک
لئن ساءنی ان نلتنی بمساءة | لقد سرّنی انی خطرتُ ببالک
لیهنک امساکی بکفی علی الحشا | ورقراق عینی رہبة من زیالک

جب شاعری شہروں میں پھیلی محبت کا عنصر زیادہ مضبوط ہونے لگا بلکہ نئی نئی رنگینیاں اور لطیف جذبات شامل ہوتی گئیں شعر غنائی کا دور دورہ ہوا شاعری اپنی ذاتی عواطف اور فطری محبت کا مظاہرہ کرتی رہی پھر درباری شعراء کے یہاں بھی شعر غنائی ایک خاص قسم کے راگ نغمہ لحن و ترنم رقص و سرود اور ادبی لچک قوافی و اوزان کے ساتھ ساتھ اصل عواطف کو جوش میں لانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جذبات کو اُبھارنے کے لئے استعمال کیا گیا صوفیوں میں بھی اسی عشق مجازی کے لباس میں روحانی محبت کا ذکر ہونے لگا تاکہ وہ اس طرح سے معشوقِ حقیقی کی اطاعت بحسن وخوبی انجام دے سکیں یہی وہ فطری اور پاکیزہ محبت ہے جس کا گہرا اثر پروفنسا کی شاعری پر پڑا اس نئی غنائی شاعری Provencal poetry کی ایک خصوصیت یہی افلاطونی محبت کی بنیاد ہے جس میں محبت کے معاشرتی اصول اور اخلاقیات بھی شامل ہو گئے جو عرب کی ایک نمایاں خصوصیت اور قابلِ داد اور لائقِ دید خدمت ہے آٹھویں صدی کے اخیر میں بغداد کے دربار میں کچھ شعرا اپنے گانے کی دیوی خیالات و جذبات Venus کو بالکل اسی فنِ محبت کے لئے استعمال کر رہے تھے ابن داؤد نے Ibn Dawud کتاب الزہرہ Book of Venus میں محبت کے تمام نظریات، اس کی فطرت، اصول، تاثرات کے اصول اس نمونۂ کمال کے مطابق مرتب کیا جس کو حدیث میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے "من یحب ویکتم حبہ[1] ویحیی عفیفا و یموت فھو شھید"

whoso loves and conceals his love, remains chaste and dies, that one — is a martyr

مسلمانوں کی تہذیب کی وسعت اور ان کی مفتوحہ حکومتوں کا باہمی اختلاط سے اس قسم کی شاعری اندلس میں نمودار ہوئی اور یہاں شمال کے عیسائیوں سے مسلسل لڑائیوں کی وجہ سے جو باہمی ارتباط ہوا اس سے اس فن نے زیادہ فروغ پایا عرب کی شاعری اور محاسن کا یہیں مظاہرہ ہوا یہاں شعرا میں سعید بن جوزی Said ibn Judi بقولِ ڈوزی شعرِ غنائی کی ایک بین مثال ہے یہاں بھی افلاطونی اور غیر نفسانی محبت کے نمونۂ کمال کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہوئی۔ ابنِ حزم Ibn Hazm جو نہایت متقدر مذہبی آدمی تھا جس کی عزت و احترام مذہب کے تقابلی علوم کے بانی ہونے کی حیثیت سے تمام مغرب میں کی جاتی تھی وہ بھی اس کی دوسری شاندار مثال ہے انھوں نے بھی محبت پر ایک رسالہ لکھا جو کتاب الزہرہ Book of Venus سے بھی سبقت لے گیا وہ محبت کے افلاطونی اصول سے بالکل متفق ہے اس نے محبت کی ایسی عمدہ تشریح کی ہے جو اس کے بعد میں آنے والی صدی میں تروبادور Troubadours کے یہاں پائی جاتی ہے اگرچہ یہ لوگ اس بلندی تک نہ پہنچ سکے اسی درباری شعرا کے تروبادور بہت متاثر ہوئے۔ لیکن یہاں ایک دشواری اور اہم سوال یہ ہوتا ہے کہ متقدمین تروبادور عربی نہیں جانتے تھے تو پھر کون وہ درمیانی حضرات تھے جنہوں نے اس فن کو اندلس سے پروفنسا کی طرف منتقل کیا۔

---

[1] حدیث کا عربی ترجمہ ہے۔ جو محبت کرتا ہے اور اپنی محبت کو چھپا لیتا ہے اور عفت کی ساتھ زندہ رہ کر مر جاتا ہے وہ شہید [illegible]

© rasailojaraid.com